Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
قائمقام ایڈیٹر
یوسف سہیل شوق
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۶/۴۱ | انوار ۲۴ ۔ ذوالحجہ ۱۴۱۱ھ ، ۷ ۔ وفا ہش ۱۳۷۰ ، ۷ ۔ جولائی ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۵۰

وعدوں کے باوجود بے قراری سے اسکی طلب کریں

"حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ ـ نے اسقدر بیقراری سے غلبۂ دین حق کی دعائیں کی ہیں کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ دعائیں کرتے کرتے آپکی جان نکل جائے گی ـ چنانچہ آپ کا بہت ہی دردناک اظہار ہے ـ پس حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے یہ سُنّت قائم کر کے ہمیں بتادیا کہ انبیاء اور صلحاء اور اخیار کا یہی مقام ہے اور یہی ان کو زیب دیتا ہے کہ خدا کے وعدوں کے باوجود اسکی طلب میں اپنی جان کھونے کی کوشش کریں"۔

(ارشاد سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"پس میں اپنے دوستوں کو اطلاع دیتا ہوں کہ خوب یاد رکھو اور دل سے سنو اور دل میں جگہ دو کہ اللہ تعالےٰ جیسا کہ اس نے اپنی کتاب قرآن کریم میں اپنے وجود اور توحید کو پُرزور اور آسان دلائل سے ثابت کیا ہے ـ ایک برتر ہستی اور نُور ہے ـ وہ لوگ جو اس زبردست ہستی کی قدرتوں اور عجائبات کو دیکھتے ہوئے بھی اس کے وجود میں شکوک ظاہر کرتے اور شبہ کرتے ہیں ـ سچ مانو بڑے ہی بدقسمت ہیں ـ اللہ تعالےٰ نے اپنی زبردست ہستی اور مقتدر وجود کے اثبات کے متعلق ہی فرمایا (کیا وہ اللہ تعالےٰ کی ہستی میں شک کرتے ہیں جو آسمانوں اور زمینوں کا پیدا کرنے والا ہے) کیا اللہ کے وجود میں بھی شک ہو سکتا ہے جو زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے ـ دیکھو یہ تو بڑی سیدھی اور صاف بات ہے کہ ایک مصنوع کو دیکھ کر صانع کو ماننا پڑتا ہے ـ ایک عمدہ جوتے یا صندوق کو دیکھ کر اس کے بنانے والے کی ضرورت کا معًا اعتراف کرنا پڑتا ہے ـ پھر تعجب پر تعجب ہے کہ اللہ تعالےٰ کی ہستی میں کیونکر انکار کی گنجائش ہو سکتی ہے ـ ایسے صانع کے وجود کا کیونکر انکار ہو سکتا ہے جس کے ہزارہا عجائبات سے زمین و آسمان پُر ہیں ـ پس یقیناً سمجھ لو کہ قدرت کے ان عجائبات اور صنعتوں کو دیکھ کر بھی جن میں انسانی ہاتھ، انسانی عقل و دماغ کا کام نہیں اگر کوئی بیوقوف خدا کی ہستی اور وجود میں شک لائے تو وہ بدقسمت انسان شیطان کے پنجے میں گرفتار ہے ـ اور اس کو استغفار کرنا چاہیئے ـ خدا کی ہستی کا انکار دلیل اور رؤیت کی بنا پر نہیں ـ بلکہ اللہ جل شانہٗ کی ہستی کا انکار کرنا باوجود مشاہدہ کرنے اس کی قدرتوں اور عجائبات مخلوقات اور مصنوعات کے جو زمین و آسمان میں بھرے پڑے ہیں ـ بڑی ہی نابینائی ہے ـ"

(ملفوظات جلد اوّل صـ ۳۴)

ربوہ : ۵ ر جولائی ـ آج یہاں بیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد و صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے پڑھائی اور نماز سے قبل خطبہ دیتے ہوئے سورہ عصر کی روشنی میں صبر کے ساتھ وعظ و نصیحت کرنے کی

باقی صـ ۸ پر

درخواست دعا

○ مکرم نثار محمد خان صاحب آف لندن کا اگست کے پہلے ہفتے میں لندن میں دل کا بائی پاس اپریشن ہو رہا ہے ـ احباب کرام سے دعاؤں کی درخواست ہے ـ

اللہ تعالیٰ کے پیار اور رضا کی جنّتوں کو حاصل کرنے کیلئے انتہائی محنت کرو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپکے درجات بلند فرمائے

"ہر انسانی طاقت خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ ہونی چاہیئے ـ اسی واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر تم اپنے دنیوی رشتوں کے ساتھ پیار خدا تعالیٰ کے لئے کرو گے

تو نیکی حاصل کرو گے مثلاً اگر تم خدا تعالیٰ کے پیار کے حصول کے لئے اپنی بیوی کے منہ میں پیار سے لقمہ ڈالو گے تو تمہیں اس کا ثواب مل جائے گا ـ اب تو ویسے ہی دنیا عیش و عشرت میں پڑی ہوئی ہے ان کو تو کوئی ثواب نہیں ملتا ـ کیونکہ نیّت کا فرق پڑ گیا ہے ـ ایک آدمی نے اپنی عیش کے لئے ایک کام کیا ـ دوسرے نے خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ایک کام کیا ـ ان دونوں میں بڑا فرق ہے ـ

پس اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس دنیا میں جو بھی قوتیں اور صلاحیتیں عطا فرمائی ہیں ـ ان سب کو پوری طرح نشوونما دینا یعنی انتہائی محنت کرنا ہمارا فرض ہے ـ اگر ہم محنت نہیں کرتے تو ہم دنیا کی نگاہ میں ۴/۱ دولت دینے والے ہیں ـ اگر ہم نے ۴/۱ دولت دی اور خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ہم صرف ۸/۱ دولت دینے والے ہیں تو اس کی یہ شکل بنے گی کہ اگر ہم نے دولت کی کمائی کے لئے اپنی طاقتوں کی نشوونما صرف پچاس فیصد کی اور پچاس فیصد جو نشوونما ہوئی اس کے نتیجے میں اگر ہم نے سَو روپے حاصل کئے اور اگر سَو فیصد نشوونما ہوتی تو دو سَو روپیہ حاصل کرتے، مگر ہم نے پچاس فیصد نشوونما کر کے اسی نسبت سے دنیا کی دولت کمائی اور پچیس روپے یعنی ۴/۱ خدا کی راہ میں دے دیا ـ لیکن خدا تعالیٰ نے جو قوتیں اور صلاحیتیں پیدا کی تھیں وہ تو دو سَو روپے کمانے کی تھیں ـ اس لحاظ سے خدا تعالیٰ نے اپنی عطا کے مقابلے میں اگر یہ فرمایا کہ مثلاً ۴/۱ دو تو یہ پچاس روپے بنتے تھے ـ لیکن آپ نے پچاس میں سے پچیس دیئے ـ تو گویا پچیس کی حد تک آپ نے اپنے کو نیکیوں سے محروم کر دیا ـ

غرض اللہ تعالیٰ آپ سے جو پیار کرنا چاہتا ہے اور اپنی رضا کی جو جنتیں آپ کے لئے پیدا کرنا چاہتا ہے ـ اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کی عطا کردہ تمام قوتوں اور صلاحیتوں کی صحیح اور کامل نشوونما ہو، جس کا مطلب یہ ہے کہ محنت انتہائی طور پر کی جائے ـ"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ ـ مئی ۱۹۷۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۷ وفا ۱۳۷۰ ہش ۷ جولائی ۱۹۹۱ء

مشقِ سخن اور چکی کی مشقت

پاکستان کی صحافت کی تاریخ کا مطالعہ کرنے والے طالب علم کو ایسٹ انڈیا کمپنی کے دور سے شروع ہو کر برطانیہ کے تاج کی حاکمیت کے طویل عرصے سے گذرتے ہوئے آزادی حاصل کرنے کے بعد کے مراحل سمیت ہر دور میں ایسے واقعات کا مطالعہ کرنا ہوتا ہے جس میں صحافت پر پابندیاں عائد کی گئیں ۔ وقت کے مختلف اتار چڑھاؤ کے اعتبار سے ان پابندیوں میں کبھی نرمی کبھی سختی آتی رہی ہے کبھی یوں محسوس ہوتا ہے کہ دم گھٹ جائے گا اور

ع وہ حبس ہے کہ لُو کی دعا مانگتے ہیں لوگ

والی کیفیت ہو جاتی رہی ہے اور کبھی سانس لینے کے لئے تازہ ہوا کے چند جھونکے بھی مل جاتے ہیں۔ ہر دور میں حکمرانی کی مسند پر بیٹھنے والے یہی کہتے ہیں کہ صحافت جتنی آزاد آج ہے اس سے پہلے کبھی نہ تھی ۔ جبکہ امر واقعہ یہ ہوتا ہے کہ صحافت اس دور میں جتنی پابند ہوتی ہے اس سے پہلے کبھی نہ ہوتی تھی ۔

تاہم وطن عزیز میں دنیا کے دیگر ممالک کی طرح صحافت کی آزادی جمہوریت کے قیام سے وابستہ ہے ۔ جب جب ملک میں جتنی جتنی جمہوریت رہی ہے اسی نسبت سے صحافت کو بھی آزادی رہی ہے اور جب ملک میں مطلق العنانیت کا دور رہا ہے اسی نسبت سے سچ بولنا بھی جرم ٹھہرتا رہا ہے ۔

آزادیوں اور پابندیوں کے اس دور میں ایسے لوگ بھی ہمیشہ رہے ہیں جن کا نعرہ یہ ہوا کرتا ہے کہ

ہم کل بھی سردار صداقت کے امیں تھے
ہم آج بھی انکارِ حقیقت نہ کریں گے

ایسا دعویٰ کرنیوالوں کو مشکلات بھی دیکھنی پڑتی ہیں تکالیف بھی اُٹھانی پڑتی ہیں اور دار و رسن کی صعوبتوں سے بھی گزرنا پڑتا ہے ۔ ہمارے ملک میں ایسے حق گو صحافیوں کی کمی نہیں جنکو ہر دور میں سچ بولنے کی پاداش میں پسِ دیوارِ زنداں جانا پڑا اور ایسے لوگ تو بیشمار ہیں جنکو مقدمات کی زنجیر میں اس بری طرح الجھایا گیا کہ ان کا ایک قدم دفتر میں اور دوسرا عدالت میں ہوتا ہے ۔ پیشیاں، حاضریاں، گواہیاں، بیانات وغیرہ کئی ایسے مراحل ہیں جن سے حصول انصاف کی جدوجہد کے دوران گزرنا ہوتا ہے رسائل اور اخبارات خصوصاً روزنامہ اخبارات میں کام کا ایک بڑا سخت شیڈول مقرر ہوتا ہے کہ اتنے بجے کاپی پریس پہنچنی چاہیئے ۔ اتنے بجے تک اداریہ کاتب کو مل جانا چاہیئے ۔ اتنے بجے تک فلاں فلاں کام مکمل ہو جانا چاہیئے اور ان کاموں کے دوران جب یہ بھی پابندی ساتھ ہو کہ اتنے بجے پیشی بھگتنے کے لئے عدالت میں پہنچنا ضروری ہے اور اتنے بجے تک عدالت میں موجود رہنا ضروری ہے کہ کسی بھی وقت آواز پڑ سکتی ہے تو ملک کی عدالتوں کا احترام یہ تقاضا کرتا ہے کہ قانون کی پابندی کرتے ہوئے اور ملک کے محترم ترین اداروں کے وقار کی سربلندی کو ملحوظ رکھتے ہوئے اہم ترین کام چھوڑ کر بھی وقت پر پہنچا جائے ۔ تو صحافت کتنا مشکل کام بن جاتی ہے یہ بات جاننے والے ہی جانتے ہیں ۔ یا ہمارے صحافتی برادری کے ایک بزرگ ہم سے بہت پہلے کہہ گئے ہیں کہ

ہے مشقِ سخن جاری چکی کی مشقت بھی
اک طرفہ تماشا ہے حسرت کی طبیعت بھی

میخانہ ہے میخانے میں ساقی کا ادب کر
اک جام پیا ہے تو اب اک اور طلب کر
ہنگامہ ہے اس بزم کی تقدیس کو لازم
خاموش نہ رہ تشنہ لبی پر نہ غضب کر

ابو الاقبال

طلب میں تیری مَیں ہر امتحاں سے گزرا ہوں
کبھی یقیں، کبھی شہرِ گماں سے گزرا ہوں

مَیں کیا بتاؤں تری جستجو میں سرگشتہ
کہاں کہاں سے نہیں، اور کہاں سے گزرا ہوں

ترے حسین تصوّر کی شاہراہوں پر
مَیں تیرے قدموں کے اِک اِک نشاں سے گزرا ہوں

چمن چمن تری یادوں کے پھول چننے کو
مَیں بے نیاز بہار و خزاں سے گزرا ہوں

ترے کرم کی ہو یا رہگذارِ ضبطِ فغاں
نقوش چھوڑ چلا ہوں جہاں سے گزرا ہوں

مرے نصیب! کہ آثار تو ترے دیکھے
تجھے نہ دیکھ سکا مَیں جہاں سے گزرا ہوں

کبھی تو آ کے بسا دے یہ دل کا ویرانہ
مَیں تیری چاہ میں ہر امتحاں سے گزرا ہوں

وفورِ عشق نے پہنچا دیا کہاں سے کہاں
ہزار بار مَیں خود اپنی جاں سے گزرا ہوں

"جھول" بن کے اٹھا لیں "امانتیں" تیری
ترے لئے حدِ سود و زیاں سے گزرا ہوں

تری تلاش میں چھانی کہاں کہاں کی خاک
کبھی مَیں چاند، کبھی کہکشاں سے گزرا ہوں

مٹا سکے گا زمانہ نہ اب مجھے صدیقؔ
مَیں ہر کٹھن سے کٹھن امتحاں سے گزرا ہوں

محمد صدیق امرتسری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شکیل احمد منیر۔ آسٹریلیا

یہود۔ اور اسلام کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

مسٹر شکیل احمد منیر آسٹریلیا میں مقیم ہیں۔ وہاں کے ایک قومی اخبار ڈیلی ٹیلیگراف مرر نے ایک مضمون میں غزوہ خندق کا ذکر کرتے ہوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر متعدد نازیبا حملے کئے ہیں۔ ان حملوں کے جواب میں محترم منیر موصوف نے ریویو آف ریلیجنز میں ایک مضمون شائع کروایا ہے مضمون کا عنوان ہے "یہودی اور اسلام کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم"

وہ کہتے ہیں کہ ٹیلیگراف مرر کے مضمون میں یہ بات تحریر کی گئی ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس غزوہ کے بعد یہودیوں کے تینوں قبیلوں سے جو مدینہ میں رہائش پذیر تھے نہایت "وحشیانہ" سلوک کیا۔ یہی وہ یہودی تھے جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نبوت کی مخالفت کرتے تھے۔ مضمون نگار کہتے ہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہر بالغ یہودی مرد کو تہ تیغ کر دیا اور ہر یہودی عورت اور بچے کو غلامی میں فروخت کر دیا۔ منیر صاحب کا کہنا ہے کہ مضمون میں مصنف نے دعویٰ کیا ہے کہ یہ تحقیقاتی مضمون ہے اور انہوں نے اپنے تمام حوالہ جات پروفیسر ٹور انڈرائے (TOR ANDRAE) اور ہیو کینیڈی اور پیٹر براؤن اور آر۔ ایچ سی۔ ڈیوس سے لئے ہیں جن کے مضامین ٹیلیگراف مرر فروری ۲۸ میں شائع ہوئے تھے۔ یہ سارے کے سارے حوالے بیسویں صدی کے ہیں۔ عربوں کی اوائل زمانے کی روایات میں سے یا کسی تاریخ میں سے یہ چیزیں نہیں لی گئیں۔ مثلاً ابن اسحٰق ہشام یا طبری کا مطالعہ نہیں کیا گیا۔ اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ یہ مضمون تیسری اور چوتھی جگہ سے حوالے لے کر شائع کیا گیا ہے اور اس میں تحقیق کا کوئی عنصر شامل نہیں ہے۔ لیکن چونکہ یہ مضمون ایک وسیع حلقے تک پہنچایا گیا ہے اور اس وقت مشرق وسطیٰ میں یہودی مسلمان مناقشہ خاصا بڑھا ہوا ہے۔ یہ الزامات خاصے نقصان دہ ثابت ہو سکتے ہیں۔ منیر صاحب کہتے ہیں کہ ہم سب سے پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے "اقتدار" کی بات کرتے ہیں۔ یہاں یہ الزام لگایا گیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں یہودیوں پر اپنے اقتدار کی وجہ سے حکمرانی کرتے تھے۔ اور کہ انہیں اس بات کا حق نہیں تھا۔ اگرچہ مدینہ میں اس وقت کچھ یہودی موجود تھے۔ اور ان کے بعض عربی بھی وہاں قیام پذیر تھے جنہوں نے اسلام قبول کر لیا تھا اور جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی مانتے تھے۔ حضور اقدس مسلمانوں پر ہی بطور سربراہِ مملکت اپنے اقتدار کا اظہار فرماتے تھے اور یہودیوں اور مشرکوں اور مسلمانوں سب نے مل جل کر حضور کو مدینے کا لیڈر تسلیم کر لیا تھا۔ اسی مضمون میں ایک اور جگہ پر کہا گیا ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ لوگ خود چاہتے تھے کہ حضور اقدس مدینہ تشریف لائیں۔ یہ آپس کے تعصبات کی وجہ سے ایک دوسرے کے خلاف تھے اور ہمیشہ یہودی اور مشرک آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے تھے۔ مدینہ کے لوگ اس بات کے خواہاں تھے کہ وہاں کوئی ایسا شخص آکر قیام پذیر ہو جسے مقدس کہا جا سکے اور جو وہاں کے لوگوں کو اپنے اقتدار کی وجہ سے صحیح خطوط پر رکھ سکے۔

ابن اسحٰق جو ۸۵ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۱۵۱ ہجری میں فوت ہوئے اور جنہیں عرب کا ایک معروف مورخ مانا جاتا ہے اور جس کی تحریروں پر مغرب کے لوگ خاصا بھروسہ کرتے ہیں کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دوستی کا میثاق تیار کیا جو یہودیوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات پیدا کرنے کے لئے تھا اور انہیں ان کے مذہب میں پوری پوری آزادی اور ان کی املاک ان کے لئے محفوظ کر دیں یہ بات ابن اسحٰق کی سیرت جس کا ترجمہ آکسفورڈ یونیورسٹی پریس نے کیا ہے کے صفحہ ۲۳۱ پر درج ہے اس لئے یہ کہنا مناسب ہو گا کہ یہودی چونکہ مدینہ کے شہری تھے۔ ان کا فرض تھا کہ وہ وہاں کے لیڈر سے وفاداری کا اظہار کرتے۔ خاص طور پر جب باہر کا کوئی قبیلہ مدینہ پر حملہ کرتا لیکن انہوں نے مدینہ میں بطور دشمن کے رہنا پسند کیا۔ ٹیلیگراف کے مضمون میں اس کا اعتراف کیا گیا ہے اور اسے ایک بد قسمتی کی علامت بھی بیان کیا گیا ہے۔ مضمون میں تین یہودی قبیلوں کا ذکر ہے جو مدینہ میں رہائش پذیر تھے اور قارئین کو یہ بات یقین کرنے کی طرف مائل کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ ان تینوں قبیلوں کے مرد افراد کو قتل کر دیا گیا تھا جبکہ تاریخ صرف ایک قبیلہ کے بالغ افراد کو قتل کرنے کی بات کرتی ہے۔ ہو سکتا ہے ایک کو تین سمجھ لیا جائے اور تین کو ایک، لیکن تاریخ کی تحقیق میں یہ بات نہیں چل سکتی۔ مدینہ میں اس وقت بنو قینقاع بنو نضیر اور بنو قریظہ یہودی قبیلے موجود تھے پہلے قبیلے نے ایک وقت میں حضور کے خلاف لڑائی کی تھی اور شکست کھا گیا تھا۔ اس لئے وہ سزا کے مستحق ٹھہرے تھے لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں معاف فرما دیا۔ یہ بات سیرۃ ابن اسحٰق کے ص ۳۶۱ پر موجود ہے۔ لیکن جب انہوں نے شرارت جاری رکھی اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقتدار کو چیلنج کرتے رہے تو انہیں مدینہ سے خارج کر دیا گیا۔ دوسرا قبیلہ بنو نضیر تھا جس نے نہایت چالاکی اور ہوشیاری سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ منصوبہ یہ تھا کہ وہ حضور اقدس پر ایک بہت بڑا پتھر گرا کر حضور کو ختم کر دیں۔ جب انہیں چیلنج کیا گیا تو انہوں نے حضور اقدس سے لڑائی کی لیکن جب انہوں نے یہ دیکھا کہ وہ اس لڑائی کو جیت نہیں سکتے اور انہیں غداروں کی سزا ملتی نظر آئی تو انہوں نے اجازت چاہی کہ وہ مدینہ کو چھوڑ دیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہائت شفقت سے انہیں اجازت دے دی۔ یہ سیرت ابن اسحٰق کے ص ۴۳۷ پر درج ہے۔ تیسرا قبیلہ بنو قریظہ تھا یہ وہ قبیلہ ہے جس کے بالغ مرد افراد کو تہ تیغ کیا گیا تھا۔ ٹیلیگراف کے مضمون میں اس بات کا کوئی ذکر نہیں ہے کہ انہیں یہ سزا کیوں دی گئی تھی اور کس نے یہ سزا تجویز کی تھی۔ حقائق ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

یہ ۵ ہجری کا واقعہ ہے (۶۲۷ء) مدینہ کی ساری آبادی کا تین گنا قریش اور بعض دوسرے عرب قبیلوں نے مل کر مدینہ کا محاصرہ کیا جب یہ محاصرہ اپنے عروج پر تھا تو بنو قریظہ نے سازش کر کے یہ تجویز کیا کہ سارے مسلمانوں کو ختم کر دیا جائے۔ ابن اسحٰق کہتے ہیں کہ پانچ ہجری کے شوال کے مہینے میں ایک رات جبکہ سبت تھا غطفان کے چیفوں نے عکرمہ بن ابو جہل کو بنو قریظہ کی طرف بھیجا اور ان کے ساتھ کچھ اور افراد بھی کر دیئے اور انہیں کہا کہ ان کے پاس ٹھہرنے کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ ان کے گھوڑے اور اونٹ مر رہے ہیں اس لئے انہیں چاہیئے کہ وہ لڑائی کی تیاری کریں اور اس طرح ایک ہی دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتمہ کر دیں جواباً ان سے کہا گیا کہ یہ سبت کا دن ہے جس روز وہ کچھ بھی نہیں کرتے انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم تمہارے ساتھ مل کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ نہیں کریں گے سوائے اس کے کہ تم ہمیں یرغمالی دو جن کو اپنے پاس رکھنے کے بعد ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ختم کر دیں گے کیونکہ اگر یہ جنگ تمہارے خلاف نتائج پیدا کرتی ہے اور تمہیں نقصان ہوتا ہے تو تم فوراً پیچھے ہٹ جاؤ گے اور ہمیں اس شخص کے رحم وکرم پر چھوڑ جاؤ گے۔ اور ہم اکیلے اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

(سیرت ابن اسحٰق ص ۴۵۹ تم)

یہ ان کی غداری کی انتہا تھی۔ دشمن کے مقاصد کے مطابق جنگ ان کے لئے کامیابی کا باعث نہ بنی اور اس طرح یہودیوں کی غداری روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی۔

جب جنگ ختم ہو گئی اور مدینہ کا محاصرہ اٹھا لیا گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بنو قریظہ کے قلعے کی طرف بڑھے تاکہ ان سے یہ پوچھا جائے کہ انہوں نے یہ غداری کیوں کی ہے۔ بجائے اس کے کہ وہ اپنی غلطی کا اعتراف کرتے انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ اپنے آپ کو شہری دروازوں کے پیچھے رکھ کر جنگ شروع کر دی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے علاقے کا محاصرہ کر لیا اور انہیں جلد ہی اس بات کا پتہ چل گیا کہ وہ زیادہ دیر ٹھہر نہیں سکتے سیرت ابن اسحٰق میں لکھا ہے کہ انہوں نے پیغام بھیجا کہ ابو لبابہ کو ہمارے پاس بھیج دیجئے تاکہ ہم ان سے مشورہ کر سکیں چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لبابہ کو ان کے پاس بھیج دیا۔ لبابہ الاوس کے قبیلہ سے تعلق رکھتا تھا جو بنی قریظہ کے معاون تھے۔ لیکن انہوں نے اس کے فیصلہ کے مطابق اپنے آپ کو حضور کے سامنے پیش نہ کیا اور اس طرح محاصرہ جاری رہا۔ آخر کار انہوں نے کہا کہ ہم سعد بن معاذ کے فیصلے کو قبول کر لیں گے یہ سیرت کے ص ۴۶۵ پر درج ہے سعد بن معاذ الاوس قبیلے ہی کے ایک چیف تھے جو بنو قریظہ کا ساتھی تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر صاد فرمایا اور سعد بن معاذ کو جج مقرر کر دیا۔ الاوس قبیلہ کے لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے اور حضور سے کہا کہ اے رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ ہمارے ساتھی ہیں یہ خزرج کے ساتھی نہیں ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ آپ نے ہمارے بھائیوں کے ساتھیوں کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے۔ جب الاوس نے یہ بات کہی تو حضور نے فرمایا کہ اے اوس کیا تم اس بات سے مطمئن ہو جاؤ گے کہ تمہارا ہی کوئی آدمی تمہارے متعلق فیصلہ کرے۔ جب انہوں نے حامی بھری تو حضور نے فرمایا سعد بن معاذ فیصلہ کرے۔ سعد نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے فیصلہ دیا۔ فیصلہ یہ تھا کہ تمام مرد تہ تیغ کئے جائیں۔ ان کی جائدادیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقسیم کر لی جائیں اور ان کی عورتیں اور بچے غلام بنا لئے جائیں ۔ اب یہ بات صاف واضح ہے کہ یہ فیصلہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا تھا اور یہ فیصلہ موسیٰ علیہ السلام کے جاری کردہ قانون کے مطابق تھا جو ان کی اپنی کتاب میں درج ہے استثناء ۱۴-۱۰-۲۰ اس میں لکھا ہے کہ جب تم کسی شہر کے پاس جاؤ تاکہ اس سے لڑائی کی جائے تو اپنی امن کی شرائط پیش کرو اگر امن کی شرائط قبول کر لی جائیں اور اس کے دروازے کھول دیئے جائیں تو ہر وہ شخص جو وہاں پایا جائے وہ تمہارے لئے محنت مزدوری کرے گا۔ لیکن اگر وہ امن کی شرائط کو قبول نہ کریں تو انہیں موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔ اور ان کی ساری جائیداد کو تم اپنی بنا لو۔ اسی کے مطابق یہ فیصلہ کیا گیا تھا۔ شہریوں کو استثناء (۱۴-۱-۲۰) کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام اور یوشوا نے ہزاروں غیر یہودیوں کو شہر بہ شہر قتل کیا جن میں مرد عورتیں اور بچے شامل تھے۔ ان ۷۰۰ افراد میں جو بنو قریظہ سے تعلق رکھتے تھے اور جنہیں تہ تیغ کیا گیا تھا۔ ایک شخص ہو یہوی نام کا تھا۔ وہ باہر سے آیا ہوا ایک یہودی تھا اور بنو قریظہ کو مسلمانوں کے خلاف اکسانے کے لئے آیا تھا کہ وہ ۲۰ ہزار دشمن کے ساتھ مل کر غزوہ خندق میں مدینہ کے مسلمانوں کے ساتھ لڑائی کریں جب اس کے تہ تیغ کئے جانے کی باری آئی تو اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا "خدا کی قسم میں اپنے آپ کو الزام نہیں دیتا کہ میں نے آپ کی مخالفت کی لیکن وہ جو خدا کو چھوڑتا ہے۔ چھوڑ دیا جاتا ہے" اس کے بعد وہ دیگر لوگوں کے پاس گیا اور اس نے کہا خدا کا حکم بالکل درست ہے۔ ایک کتاب اور ایک ارشاد اور قتل عام ہمارے اسرائیل کے بیٹوں کے لئے لکھے جا چکے ہیں ٹیلیگراف کے مضمون میں اس بات کا ذکر کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمن کے ساتھ سختی کا سلوک کیا۔ تاریخ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا یہ کلمہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں تھا۔ بلکہ سعد کا تھا اور اگر سعد کے اس حکم کو سختی پر محمول کیا جائے تو یوں کہنا چاہیئے کہ یہ سختی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نہیں بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب ہوتی ہے اگر بنو قریظہ کے یہودی معاملے کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں چھوڑ دیتے اور حضور کو یہ موقع دیا جاتا کہ اپنا فیصلہ سنائیں تو یہودیوں کے ساتھ یقیناً بہتر سلوک ہوتا۔ شاید وہ صرف مدینہ سے نکال دیئے جاتے ۔

مضمون میں اس بات کا بھی ذکر ہے کہ ان یہودیوں کی ہر عورت اور بچے کو غلامی میں فروخت کر دیا گیا تھا لیکن کسی تاریخ سے اس بات کا ثبوت نہیں ملتا۔ اس الزام کو تاریخ کا کوئی حصہ ثابت نہیں کر سکتا۔ البتہ جو کچھ ہم تاریخ کے صفحات میں پڑھتے ہیں وہ یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن زید الانصاری جو عبد الاسد کے بھائی تھے کو چند غلام عورتوں کے ساتھ بنو قریظہ کے پاس نجد بھیجا اور انہوں نے ان عورتوں کو گھوڑوں اور اسلحہ کے بدلے فروخت کر دیا (سیرت ابن اسحٰق ص۴۶۶)

پہلی بات تو یہ ہے کہ ان چند عورتوں کا فروخت کیا جانا اور تمام بچوں اور عورتوں کا فروخت کیا جانا دو متضاد باتیں ہیں کیونکہ ایک تل کو کسی صورت میں بھی پہاڑ نہیں کہا جا سکتا پھر یہ بات بھی ثابت نہیں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی غلامی کا ارشاد فرمایا تھا۔ البتہ یہ بات ضرور تحریر میں آئی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نجد بھیجا تھا وہاں پر ان کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا اس کا بلاواسطہ تعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں۔ کیونکہ یہ بات تاریخ پیش نہیں کرتی کہ حضورؐ نے ان کو نجد غلامی میں فروخت کرنے کے لئے بھیجا تھا۔

اب ہم اس سوال کی طرف آتے ہیں کہ ان عورتوں اور بچوں کو جن کا تعلق بنو قریظہ سے تھا۔ کیا واقعہ پیش آیا۔ ابن اسحٰق اسی صفحہ پر جس کا پہلے ذکر کیا گیا ہے لکھتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مالِ غنیمت تقسیم کیا اور اسی طرح بنو قریظہ کی عورتیں اور بچے بھی ان سب کو مختلف خاندانوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ کیونکہ اس وقت عرب میں قید خانے موجود نہیں تھے۔ اس لئے انہیں مختلف گھروں میں ہی رکھا جا سکتا تھا۔ چونکہ اسلام کی تعلیم اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ غلاموں کو وہی کچھ کھلایا پلایا جائے اور اسی قسم کے کپڑے پہنائے جائیں جس طرح کہ ان کا مالک خود پہنتا ہے۔ اسی لئے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کا یہ فرض قرار دیا کہ وہ ان کے آرام و آسائش کا خیال رکھیں۔

(ترمذی)

اس کے علاوہ اسلام اس بات کا بھی تقاضا کرتا ہے کہ ان قیدیوں کو غلام نہ بنایا جائے جیسا کہ قرآن مجید میں یہ بات درج ہے

(۴۷-۵)

قرآن مجید کی یہ آیت بھی دیکھیں (۷۶-۸)

حضرت ابوہریرہ جو احادیث پیش کرنے میں بہت مشہور و معروف ہیں کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے کہا ہے کہ قیامت کے دن تین قسم کے لوگ ایسے ہوں گے جن سے میں جنگ کروں گا۔

۱۔ وہ جو میرے نام پر معاہدہ کرے اور پھر اسے توڑ دے۔

۲۔ جو ایک آزاد آدمی کو غلام بنائے اسے فروخت کر دے اور اس کی قیمت اپنے مصرف میں لے آئے۔

۳۔ جو شخص کسی کو کسی کام پر لگائے اور اس سے کام لینے کے بعد اس کی اجرت ادا نہ کرے۔

کیا یہ ممکن ہے کہ ان تمام ہدایات کی موجودگی میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو اس طرح فروخت کر دیتے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ ازمنہ قریب میں بہت سے لوگوں کو غلام بنا کر بیچا گیا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کچھ کہنے سے پہلے لوگوں کو چاہیئے کہ وہ درج ذیل فقرات پڑھیں۔ انگریز ۱۵۶۲ء میں اس تجارت میں شامل ہوئے جب کیپٹن جو بعد میں سر جان ہاکنس بنے نے تین جہاز بھر کر ویسٹ انڈیز کو بھیجے۔ اگرچہ آغاز میں ملکہ الزبتھ کو ہچکچاہٹ پیدا ہوئی لیکن بعد میں انہوں نے ہاکنس کو اپنا ایک جہاز دیا جس کا نام یسوع تھا۔ یہ فقرے سنز آف افریقہ (SONS OF AFRICA) گولوک BULLOCK سٹوڈنٹس کرسچین موومنٹ لنڈن ۱۹۲۸ء کے ص۳۶ پر درج ہیں۔ پہلے سیاہ فام لوگ جو یورپ میں لائے گئے تھے انہیں پوپ کے سامنے پیش کیا گیا۔ جنہوں نے اس بات کی توثیق کر دی کہ انسانی روح کو بچانے کے لئے یہ غلامی نہایت ضروری ہے۔ اور اس طرح غلامی کی تجارت کی بنیاد رکھ دی گئی جس سے ہزاروں لاکھوں آدمیوں اور عورتوں کو انتہائی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ درحقیقت انسانیت کے خلاف یہ ایک ایسا گھناؤنا جرم تھا جسے صرف یہودیوں کے اس قتل عام سے مشابہہ کہا جا سکتا ہے جو جرمن لوگوں نے کیا تھا۔

یہ اقتباس دی گیمبیا سٹرگل ص۵ سے لیا گیا ہے۔ ٹیموتھی ۱-۶ میں لکھا ہے کہ وہ تمام لوگ جو غلام ہیں انہیں اپنے آقاؤں کی پوری پوری عزت کرنی چاہیئے تاکہ ایسا نہ ہو کہ خدا کا نام اور اس کے احکام یا اس کی تعلیم پر کوئی حرف آئے۔

منیر صاحب کہتے ہیں کہ امید کی جاتی ہے کہ ان واقعات وحالات کا مطالعہ کرنے کے بعد ہمارے قارئین پوری طرح اس بات کو سمجھ جائیں گے کہ انسانی حقوق کی حق تلفی کا الزام کسی طرح بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نہیں لگایا جا سکتا۔ ٹیلیگراف کے مضمون میں حضورؐ کے متعلق ناانصافی کے غلط باتیں کہی گئی ہیں۔ میں اپنے اس مضمون کو جارج برنارڈ شا کے الفاظ پر ختم کرتا ہوں۔ "جہاں تک درمیانی زمانے کے مذہبی لوگوں کا تعلق ہے انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت بھیانک تصویر کشی کی ہے۔ وہ درحقیقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت اور آپ کے مذہب سے انتہائی بغض رکھتے تھے۔ اور تھامس کارلائل نے کہا کہ لوگوں نے جو جھوٹ اس شخص کے گرد بُنے ہیں وہ ہمارے لئے نہایت بڑی بدنامی کا باعث ہیں۔

(ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ)

○

ہے خزاں ہر بہار سے پہلے
زخمِ جاں ہے قرار سے پہلے

تم جلاؤ دیئے محبت کے
لہو و لعب و شرار سے پہلے

دِل اگر قوّتِ یقیں رکھے
وہ سُنے گا پُکار سے پہلے

چشمِ تر سے ہو سیلِ اشک رواں
اپنے دل کے غبار سے پہلے

رحمتِ حق نے دی نویدِ سحر
ہر شبِ انتظار سے پہلے

کون ہے جو بدل سکے تقدیر
جنبشِ نگہِ یار سے پہلے

ڈاکٹر فضل الرحمٰن بشیر ۔ ربوہ

○

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے فرماتے ہیں:

" اگر تم اس دنیا میں آرام کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہو تو خدا کی طرف جھک جاؤ اور اپنی اصلاح کر لو۔ اور پورے طور سے خدا کے ہو جاؤ۔ پنجابی کی مشہور مثل ہے کہ جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو ۔ اصل بات یہی ہے کہ خدا خوش ہو تو سب خوش ہو جاتے ہیں۔ خدا کا راضی کرنا مقدم ہے ۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات اور شخصیات ——— نون۔سین

کرنل قذافی اور برطانیہ

برطانیہ کی پارلیمنٹ کے ایک رکن نے جن کا تعلق کنزرویٹو پارٹی سے ہے اور جنہیں گذشتہ دنوں ملکہ کے یوم پیدائش پر "سر" کا خطاب دیا گیا تھا نے سکاٹ لینڈ کے ایک پاکستانی باشندے کو ساتھ لے کر لیبیا کا دورہ کیا۔ اس دورے کی دعوت انہیں معمر قذافی نے دی تھی۔ ان کا کہنا ہے کہ دورے کے دوران بہت اچھا ماحول رہا اور لیبیا کے لیڈر کرنل قذافی نے ان سے بہت اچھا سلوک کیا۔ واپسی پہ انہیں دو لاکھ پچاس ہزار پاؤنڈ کا ایک چیک بھی دیا گیا۔ جو اس قتل کے بدلے میں تھا جو آج سے سات سال پہلے برطانیہ میں لیبیا کے سفارت خانے کے سامنے ایک انگریز پولیس عورت کے مارے جانے سے وقوع پذیر ہوا تھا۔ کہا جاتا تھا کہ سفارت خانے کے اندر سے گولیاں چلائی گئیں۔ اور اس پولیس افسر کے گولی لگنے سے اس کی موت واقع ہو گئی۔ اس پر لیبیا اور برطانیہ کی حکومتوں کا آپس میں جھگڑا چلا اور ان کے تعلقات ٹوٹ گئے یہ ۱۹۸۴ء کی بات ہے۔ کہتے ہیں کہ اس دورے کا انتظام مسلم کونسل آف سکاٹ لینڈ نے کیا تھا۔ اگرچہ سر ٹیڈی نے دوران گفتگو بہت احتیاط کی لیکن پھر بھی خاصی حد تک کھل کر بات ہوئی کرنل قذافی نے ان کے ذریعے برطانیہ کی حکومت کو پیغام بھیجا کہ اب وہ آئی۔آر۔اے (آئرلینڈ) کی مدد نہیں کریں گے۔ آئی۔آر۔اے ایک لمبے عرصے سے اس کوشش میں ہے کہ آئرلینڈ کے دونوں حصے متحد ہو جائیں یعنی جنوب اور شمال۔ اور برطانیہ اس خیال کا اظہار کرتا رہا ہے کہ کرنل معمر قذافی برطانیہ کی مخالفت میں آئی۔آر۔اے کی پشت پناہی کر رہا ہے لیکن جب کرنل قذافی نے یہ دیکھا کہ ان کے پیغام کی پذیرائی نہیں کی گئی تو انہوں نے بھی برطانیہ سے کہہ دیا کہ اچھا جاؤ جہنم میں۔ اور انہوں نے سر ٹیڈی کے ساتھ جو بات ہوئی تھی۔ اس کے متعلق بھی سر ٹیڈی کی بعض باتوں کی تردید کر دی۔ انہوں نے صاف صاف کہہ دیا کہ آئرلینڈ (آئی۔آر۔اے) کا موقف درست ہے اس لئے آپ انہیں دہشت گرد کہیں یا کچھ اور ہم ان کی مدد کرتے رہیں گے۔ سر ٹیڈی نے اس بات پر ناراضگی کا اظہار کیا ہے کہ برطانیہ کی وزارت خارجہ نے کرنل معمر قذافی کے پیغام کو صحیح طور پر سوچا اور سمجھا نہیں ہے اور اس کا جواب بھی نہیں دیا۔ اور جس حد تک جواب دیا وہ بھی کرنل معمر قذافی کے لئے ہتک آمیز تھا۔ اگرچہ سر ٹیڈی کا یہ دورہ برطانیہ اور لیبیا کے تعلقات کو بہتر بنانے کی بنیاد ثابت ہو سکتا تھا لیکن وزارت خارجہ نے ایسا نہیں ہونے دیا۔ وزارت خارجہ نے کہا کہ تعلقات بہتر بنانے کے لئے ہمیں معمر قذافی سے کچھ مزید مثبت اقدامات نظر آنے چاہئیں جن کے بغیر تعلقات جوں کے توں رہیں گے۔

بحیرہ عرب میں بہایا گیا تیل

خلیج کی جنگ کے دوران چھ سے سات ملین بیرل تیل بحیرہ عرب میں بہایا گیا تھا یہ سارا تیل کویت کے دو کنوؤں سے اور ایک عراق کے کنوئیں سے بہایا گیا تھا۔ اس وقت یہ کہا جاتا تھا کہ اس تیل سے جانداروں کو بہت مشکل پیش آئے گی اور ان کی زندگی اس علاقے میں ناممکن ہو جائے گی۔ چنانچہ بہت سے پرندے دکھائے گئے تھے۔ جو تیل سے لتھڑے ہوئے تھے اور صاف دکھائی دیتا تھا کہ ان کے لئے جینا محال ہے۔ لیکن اس وقت یہ خیال تھا کہ شائد کچھ عرصہ کے بعد یہ تیل صاف ہو جائے اور یہ علاقہ جانداروں کے لئے اتنا خطرناک نہ رہے لیکن اب کئی ماہ گزر جانے کے بعد اس خیال کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ یہ علاقہ نہایت خطرناک ہو چکا ہے اور یہاں پر زندگی کے آثار ختم ہو رہے ہیں ایک تبصرہ نگار نے کہا ہے کہ اگرچہ کویت میں جنگ تو ختم ہو چکی ہے لیکن حالات اسی طرح خطرناک ہیں۔ جن میں سے ایک بات خطرے کی یہ تیل ہے۔

طبّ و صحت

ایک دوست کہنے لگے ویسے تو سب کچھ ٹھیک ہے لیکن قبض رہتی ہے اور قبض کی وجہ سے خاصا پریشان بھی رہتا ہوں اور وقت بھی ضائع جاتا ہے۔ دوسرے دوست نے جھٹ سے ایک دو دواؤں کے نام لے دیے کہ آپ یہ کھا کے دیکھیں۔ مجھے بھی قبض تھی میں نے یہ دوائیں کھائیں اور خدا کے فضل سے آرام آگیا پاس ہی ایک حکیم صاحب تھے۔ کہنے لگے ٹھیک ہے دوائیں بھی کھائی جا سکتی ہیں لیکن قبض کے لئے دوائیں کھانے سے بہتر یہ ہے کہ سبزیوں کا استعمال زیادہ کیا کریں اور پانی بھی خوب پئیں البتہ گوشت کھانا کم کر دیں اور اگر آپ ہر روز دس بارہ انجیر کھا لیا کریں تو قبض بھی دور ہو جائے گی۔ اور ایک لمبے عرصے تک دوبارہ قبض ہونے کا امکان نہیں رہے گا۔ تازہ انجیر تو ہر وقت نہیں مل سکتیں لیکن سوکھی ہوئی انجیر تو دکانوں سے ہر وقت مل سکتی ہے۔ اس لئے دس بارہ انجیر ضرور کھا لیا کریں۔

مرزا محمد اقبال مربی سلسلہ

چند مفید باتیں

ذیل میں احباب کرام کی دلچسپی اور استفادہ کے پیش نظر چند باتیں درج کی جاتی ہیں امید ہے انہیں پسند فرماتے ہوئے بوقت ضرورت فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔

(۱) چاکلیٹ کا داغ دور کرنے کا طریقہ

اگر کبھی چاکلیٹ کھاتے وقت بے احتیاطی اور لاپرواہی سے آپ کی شلوار قمیض یا سوٹ کے کسی حصہ پر اس کا داغ پڑ جائے تو پریشان اور فکر مند نہ ہوں تھوڑا سا بورک (ایک روپے کا کافی ہوگا) لے کر گرم پانی میں ڈالیں اور کپڑے کے داغ والے حصہ کو ایک گھنٹہ تک اس میں رکھ چھوڑیں پھر نکال کر اسے واشنگ پوڈر سے دھولیں تو آپ دیکھیں گے کہ چاکلیٹ کا داغ اور دھبہ بالکل دور ہو گیا ہے ہاں یاد آیا کہ بورک سے صرف چاکلیٹ کا داغ ہی دور نہیں ہوتا بلکہ آئس کریم کا بھی دور ہو جاتا ہے صرف استعمال میں قدرے فرق ہے وہ یہ کہ تھوڑا سا بورک داغ والی جگہ پہ چھڑک دیں اور پانی سے دھولیں۔ اس کا صرف یہی فائدہ نہیں۔ اس سے چائے اور کافی کا داغ بھی دور ہو جاتا ہے یعنی ادھر بورک چھڑکا ادھر داغ صاف۔ ہے نا کمال کی بات۔

(۲) فرنیچر کی حفاظت

عموماً ہر گھر میں لکڑی کا فرنیچر استعمال کیا جاتا ہے میز۔ کرسی اور پلنگ تو عام چیزیں ہیں ظاہر ہے کہ اگر ان چیزوں یا لکڑی کی بنی ہوئی دوسری اشیاء کی سنبھال میں احتیاط نہ کی جائے یا دیکھ بھال میں لاپرواہی اور غفلت برتی جائے تو یہ قیمتی چیزیں جلد خراب اور ضائع ہو جائیں گی لہذا انہیں کیڑے سے محفوظ رکھنے اور ان کی چمک کو قائم رکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ ناریل یا زیتون کا تیل لگایا جائے (ناریل کا تیل زیتون کے تیل سے سستا بھی ہے اور عام مل بھی جاتا ہے) تیل لگاتے وقت روئی یا نرم کپڑا استعمال کیا جائے تو بہتر رہے گا۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ ایک تو فرنیچر کی لکڑی پھٹے گی نہیں دوسرے اس کی عمر بھی بڑھے گی اور خوبصورتی میں بھی اضافہ ہوگا۔

(۳) پینٹ کا داغ دور کرنے کا طریقہ

۱ اگر گھر کے دروازے۔ کھڑکیاں اور الماری وغیرہ رنگ روغن کرتے وقت لباس یا فرنیچر مثلاً میز کرسی پر پینٹ کے دھبے اور داغ پڑ جائیں تو مٹی کا تیل (KEROSINE OIL) لگانے سے دور ہو جائیں گے۔ اس ضمن میں برش کی حفاظت اور زیادہ عرصہ کے لئے کارآمد رکھنے کے لئے اگر یہ احتیاط کر لی جائے کہ جونہی کام ختم ہو۔ اسے مٹی کے تیل میں رکھ دیں (تیل اتنا ہو جس میں برش کا بالوں والا حصہ مکمل ڈوب جائے) تو اس کے بال آپس میں نہیں جڑیں گے۔ اور وہ خراب نہیں ہوگا۔ آپ اسے بوقت ضرورت پھر استعمال کر سکیں گے۔

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رشید احمد چوہدری ۔ لندن

برطانیہ میں چرچ اور سیاست

برطانوی پارلیمنٹ میں آج کل یہ مسئلہ بھی زیر غور ہے کہ چرچ کو برطانوی سیاست سے علیحدہ کر دیا جائے۔ انگلستان کا بادشاہ ہنری ہشتم وہ حکمران تھا جس نے چرچ کو حکومت سے منسلک کیا تھا اور یہ امر طے پایا تھا کہ ہر بشپ اپنا عہدہ سنبھالنے سے پہلے برطانیہ کے بادشاہ یا ملکہ سے حلف وفاداری اٹھائے آج بھی ہر بشپ کو ملکہ کی رہائش گاہ بکھنگم پیلیس جاکر اقرار کرنا پڑتا ہے کہ ملکہ ہی طاقت کا سرچشمہ ہے۔ گو بظاہر ملکہ بشپ کا تقرر کرتی ہے مگر دراصل یہ تقرر وزیر اعظم برطانیہ کی طرف سے ہوتا ہے اگرچہ برطانیہ کے آئین کے مطابق یہ ضروری نہیں کہ وزیر اعظم چرچ آف انگلینڈ کا رکن ہو یا عیسائی ہو۔ عام دستور کے مطابق چرچ آف انگلینڈ اپنے معاملات خود طے کرتا ہے مگر ہر اہم فیصلے کی منظوری پارلیمنٹ دیتی ہے۔

اخباری بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ برطانیہ کے بعض ایم پی اس بات کے حامی ہیں کہ چرچ اور حکومت کے درمیان برسوں سے جو رشتہ قائم ہے اس کو توڑ دینا چاہیئے۔ اسی طرح چرچ آف انگلینڈ کے ممبران کی ایک بھاری تعداد یہ خیال کرتی ہے کہ حکومت کو چرچ کے معاملات میں دخل اندازی نہیں کرنی چاہیئے۔ چنانچہ مسٹر نارمن ٹربٹ ایم پی نے حال ہی میں ایک بیان دیا ہے اور کہا ہے کہ چونکہ موجودہ ملکہ نے رسم تاجپوشی کے وقت یہ حلف اٹھایا ہوا ہے کہ وہ چرچ اور سٹیٹ کے درمیان رابطہ کو استوار رکھے گی۔ اس لئے اس کے بعد جب جانشین چننے کا وقت آئے تو اس قسم کا عہد نہیں لینا چاہیئے۔ ان کا خیال ہے کہ آزاد ہو کر چرچ زیادہ بہتر طور پر کام کر سکے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ انگلستان کی نصف سے زیادہ آبادی رومن کیتھولک فرقہ سے تعلق رکھتی ہے اور ان کو حکومت کی طرف سے کوئی مراعات حاصل نہیں۔ جب کہ سرکاری مذہب پروٹسٹنٹ ہونے کی وجہ سے پروٹسٹنٹ فرقہ کے بشپ جو تعداد میں ۲۶ ہیں عہدہ کے لحاظ سے دارالامراء (HOUSE OF LORDS) کے رکن ہیں اور قانون کے مطابق تو آج بھی شاہی خاندان کا فرد کسی رومن کیتھولک سے شادی نہیں کر سکتا۔

بعض لوگ یہ دلیل دیتے ہیں کہ اگر پروٹسٹنٹ فرقہ کے لوگ دارالامراء کے رکن بنائے جا سکتے ہیں تو دوسرے فرقہ کے لوگوں کو کیوں رکنیت نہیں دی جاتی۔ پھر برطانیہ میں دوسرے نمبر پر اسلام کے ماننے والوں کا ہے۔ اسی اصول کے مطابق شرح کے اعتبار سے ان کو اور پھر دیگر مذاہب کو بھی نمائندگی کا حق ملنا چاہیئے۔

آرچ بشپ آف کنٹربری (CANTER BURY) ڈاکٹر کیری صاحب جن کا حال ہی میں اس عہدہ پر تقرر ہوا ہے نے اخباری بیان دیتے ہوئے کہا ہے کہ چرچ کو حکومت سے علیحدہ کیا گیا اور دونوں میں جو اس وقت رشتہ ہے اسے اگر توڑا گیا تو ملک کو بہت نقصان ہوگا۔

انہوں نے کہا کہ جو لوگ چرچ کو حکومت سے علیحدہ دیکھنے کے متمنی ہیں۔ یہ دلیل دیتے ہیں کہ برطانیہ اب کثیر المذاہب ملک ہے اس لئے اگر عیسائی بشپ دارالامراء کے ممبر بن سکتے ہیں تو دوسرے مذاہب کے راہنماؤں کو ممبر کیوں نہیں بنایا جا سکتا۔

اس کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عیسائی بشپ دارالامراء میں چرچ آف انگلینڈ کی نمائندگی نہیں کرتے ان کا وہاں بیٹھنا ہمارے ملک کے تاریخی رواج اور آئین کے عین مطابق ہے۔ جہاں تک دیگر مذاہب کے ماننے والوں کی نمائندگی کا سوال ہے برطانیہ کا ہر شہری یہ حق رکھتا ہے کہ وہ اپنے چنے ہوئے M.P. کی وساطت سے پارلیمنٹ میں اپنا نقطہ نظر پیش کر سکے۔ ہر ایم پی پارلیمنٹ میں اپنے علاقہ کی نمائندگی کرتا ہے۔

صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے روزنامہ ٹائمز کے نمائندہ کلفرڈ لونگلے (CLIFFORD DONGLEY) نے لکھا کہ لوگ اب آہستہ آہستہ "مسلط کی گئی عیسائیت" سے بیزار ہو رہے ہیں کیونکہ اس سے ذہنوں میں بہت سے سوال پیدا ہو رہے ہیں۔ مثلاً ملک میں ایک سے زائد بیویاں رکھنا کیوں جرم قرار دیا جائے۔ اگر عیسائیت اس کو منع کرتی ہے تو اسلام اس کی اجازت دیتا ہے۔ اس لئے حکومت کی طرف سے عیسائیت کی اس تعلیم کو عوام پر مسلط کرنا درست نہیں۔ اسی طرح BLASPHEMY کا قانون ہے جو صرف عیسائیت کو تحفظ دیتا ہے۔

محکمہ تعلیم کی طرف سے عائد شدہ ایجوکیشن ریفارم ایکٹ ۱۹۸۸ء کا تذکرہ کرتے ہوئے وہ لکھتا ہے کہ اس کے وہ حصے جو اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ سکولوں میں عیسائیت کو خاص مقام ملنا چاہیئے وقت کے تقاضوں کے مطابق نہیں۔ کیونکہ اس طرح لازماً دیگر مذاہب کو دوسرے درجہ کی حیثیت ملے گی۔ اور ان قوانین کی وجہ سے ایسے سکولوں میں جہاں دیگر مذاہب مثلاً ایشین بچوں کی تعداد زیادہ ہے اساتذہ کو کئی ایک مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

مسٹر لونگلے لکھتا ہے کہ ان حالات کی وجہ سے چرچ کے ارباب اقتدار بھی چنداں خوش نہیں کیونکہ ایک طرف تو وہ ہمیشہ اس بات کے حامی چلے آتے ہیں کہ برطانیہ کثیر المذاہب سوسائٹی ہے۔ اس لئے کسی ایک مذہب کو دوسرے پر فوقیت نہیں دی جا سکتی دوسری طرف وہ حکومت کی طرف سے دی گئی مراعات کو بھی برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ بحث کا نتیجہ نکالتے ہوئے وہ لکھتا ہے کہ ملک کی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ تمام مذاہب کو مساوی حقوق ملیں اگر اس سے نارمن ٹبٹ کے نظریہ کو تقویت پہنچتی ہے تو کوئی ہرج نہیں۔

بقیہ: صٓ ۵ سے آگے

گرم کپڑے محفوظ کرنے کا آسان طریقہ

ان دنوں شدید گرمی پڑ رہی ہے ظاہر ہے کہ آپ نے اپنے گرم کپڑے صندوق یا بکس میں رکھے ہوئے ہوں گے ممکن ہے کہ بعض سے کچھ بے احتیاطی اور لاپرواہی بھی ہو گئی ہو لہٰذا بہتر یہی ہے کہ موسم سرما آنے سے پہلے انہیں دیکھ لیا جائے اور انہیں مزید محفوظ رکھنے کے لئے تھوڑی سی پھٹکڑی پیس کر اوپر چھڑک دیں۔ ہاں جن کپڑوں کے متعلق یہ خدشہ ہو کہ ان کا رنگ کچا ہے اتر جائے گا تو ان کو علیحدہ پلاسٹک کے لفافوں میں رکھ دیں۔ رکھنے سے پیشتر پوڈر چھڑکنا نہ بھولئے گا۔ اس طرح رکھنے سے فائدہ یہ ہوگا کہ موسم برسات میں نمی اثر نہیں کرے گی اور کیڑا بھی نہیں لگے گا۔ دوسرے کپڑوں پر بھی پھٹکڑی کا پوڈر چھڑک دیں۔ آپ دیکھیں گے کہ کپڑے دوبارہ نکالنے پر بالکل ٹھیک نکلیں گے اور ان کی رنگت اور چمک میں بھی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہوگی یہ بات سستی بھی ہے اور بڑی مفید بھی۔

کڑاہی کو ابلنے سے بچانے کا طریقہ۔

یہ محاورہ تو کبھی سنا اور پڑھا تھا کہ باسی کڑھی میں ابال آنا۔ پہلے تو اس کے معنی سمجھ میں نہ آئے۔ غور کیا تو پتہ چلا کہ اس محاورے کے معنی کسی پرانی بے فائدہ بات کو بار بار دہرانے کے ہوتے ہیں کیونکہ جو بات بے معنی بے فائدہ اور لغو ہو اس کا بلا وجہ اور بلا مقصد بار بار شروع کرنا بے کار ہوتا ہے اور نہ ہی اس کا کوئی فائدہ ہوتا ہے ہاں اس محاورہ پر یاد آیا کہ آپ کے گھر میں اگر کڑھی پکائی جا رہی ہو اور آپ اسے ہنڈیا سے ابلتے اور کناروں سے باہر نکلتے دیکھ رہے ہوں تو زیادہ تردد کی ضرورت نہیں۔ آپ صرف اپنے گھر والوں یا باورچی کو بتا دیں کہ وہ ہنڈیا میں لکڑی کا چمچہ پڑا رہنے دیں اس طرح کڑاہی میں ابال آنا بند ہو جائیں گے اور کناروں سے باہر نکل کر ضائع نہیں ہوگی۔

(۶) کچے چاول محفوظ کرنے کا طریقہ

ان مفید باتوں میں آخری بات یہ عرض کئے دیتا ہوں کہ اگر ایک من چاول میں ایک کلو پیسا ہوا نمک اور ایک پاؤ ہلدی ملا دی جائے تو چاول سسری اور کیڑا لگنے سے محفوظ رہیں گے۔ بعض لوگ چاول کو دیر تک محفوظ رکھنے کے لئے اس سے بھی زیادہ سستا نسخہ اور طریقہ استعمال کرتے ہیں۔ وہ یہ کہ نیم کے پتے ان میں رکھ دیتے ہیں اور اس طرح چاول کافی عرصہ تک محفوظ رہتے ہیں۔

یہ بات بھی [illegible] کا [illegible] ہے [illegible] میں لانا [illegible] بھول لئے گا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توسیع اشاعت الفضل

مندرجہ ذیل احباب وخواتین نے توسیع اشاعت کے لئے رقوم بھجوائی ہیں۔ قارئین دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

محترمہ سکینہ سیفی صاحبہ دارالرحمت وسطی ربوہ	۱۰۰/-
مکرم شیخ عبدالمجید صاحب کراچی	۱۰۰/-
محترمہ زاہدہ خانم صاحبہ اہلیہ مکرم بشارت الرحمن صاحب	۵۰/-
مکرم ارشاد احمد خان صاحب دارالعلوم غربی ربوہ	۳۴/-
" ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خانصاحب ریلوے روڈ ربوہ	۵۰/-
" رشید احمد صاحب دارالیمن ربوہ	۲۰/-
" حشمت اللہ صاحب ۵۶۵ گ ب فیصل آباد	۱۰/-
" سعید احمد خان صاحب سہیل مربی سلسلہ احمدیہ گوجرخان	۵۰/-
محترمہ حنیفہ بیگم صاحبہ اہلیہ فضل الٰہی صاحب سرگودھا	۲۵/-
مکرم بہادر خان صاحب مونگ ضلع گجرات	۲۰۰/-
" لطیف احمد صاحب شاد احمدیہ ہال کراچی	۱۰۰/-
" سلمان رشید صاحب سیکرٹری مال کوٹ فتح	۱۰۰/-
" منور حسین صاحب سیکرٹری مال نوشہرہ	۱۰۰/-
" شیخ محمد اکرم اطہر صاحب باغبانپورہ	۱۰۰/-
" عزیز احمد صاحب کینیڈا	۳۴۲/-
" سید محمد صادق شاہ صاحب مانسہرہ ضلع ہزارہ	۵۰/-
" منیر احمد صاحب صدیقی جرمنی ابن ڈاکٹر محمد شفیع صاحب	۱۰۰/-
" عبدالرشید صاحب و محمد اسماعیل صاحب دارالعلوم غربی ربوہ	۲۰۰/-
محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ دارالرحمت شرقی ربوہ	۵۰/-
مکرم غلام فرید صاحب کوارٹر تحریک جدید ربوہ	۲۰/-
" راجہ محمد یوسف صاحب ربوہ	۱۰/-

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

تلقین فرمائی۔

محترم حافظ صاحب نے بتایا کہ سورہ عصر ہمیں بتاتی ہے کہ یہ دنیوی زندگی جس کو انسان اس قدر غفلت سے گزار رہا ہے آخر یہی زندگی ابدی خسارے اور وبال کا موجب بن جاتی ہے اور اس خسارے سے وہی بچتے ہیں جو خدائے واحد پر سچے دل سے ایمان لے آتے ہیں کہ وہ موجود ہے اور پھر ایمان کے بعد کوشش کرتے ہیں کہ اچھے اچھے کام کرکے اس کو راضی کریں اور پھر اسی پر کفایت نہیں کرتے بلکہ چاہتے ہیں کہ اس راہ میں ہمارے جیسے اور بھی ہوں جو سچائی کو زمین پر پھیلا دیں۔

محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے بتایا کہ یہ سورۃ ہمیں بتاتی ہے کہ خدا تعالیٰ پر سچے دل سے ایمان لانے والے اپنے اعمال کی روشنی میں دوسروں کو نصیحت کرتے ہیں اور پھر ان کا شیوہ یہ ہوتا ہے کہ وہ صبر کے ساتھ وعظ و نصیحت کا طریق اختیار کرتے ہیں۔

صبر کے موضوع کا ذکر کرتے ہوئے ضمناً محترم حافظ صاحب نے مانسہرہ کے حادثے کا ذکر کیا جس میں نو قیمتی جانیں ضائع ہوگئیں۔ آپ نے بتایا کہ جس خاندان کے پانچ افراد اس المناک حادثے میں جاں بحق ہوئے ہوں اور جس میں ایک ماں کے تین بچے بھی شامل ہیں ان کا صبر اتنا قابلِ تعریف تھا کہ اپنے تو اپنے غیروں نے بھی اس کی تعریف کی۔ اور جماعت نے بھی ہمدردی، تعزیت، اور صبر کی تلقین کا حق ادا کیا۔

آخر میں محترم حافظ صاحب نے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا یہ ارشاد سنایا:

"انسان کا فرض ہے کہ دوسروں کو نفع پہنچائے اور اس کی صورت یہ ہے کہ ان کو خدا کی محبت پیدا کرنے اور اس کی توحید کے قائم ہونے کی ہدایت کرے۔۔۔۔ ہمدردیٔ خلائق یہی ہے کہ محنت کرکے دماغ خرچ کرکے ایسی راہ نکالے کہ دوسروں کو فائدہ پہنچ سکے تاکہ عمر دراز ہو۔"

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال: محترمہ زینب بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ عبدالرحمن صاحب محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ مورخہ ۱۵ مارچ ۹۱ء بروز جمعہ وفات پاگئیں۔ موصوفہ بھائی شیر محمد صاحب درویش قادیان کی صاحبزادی تھیں۔

○ مکرم شیخ رفیق احمد صاحب ابن حافظ شیخ محمود الحق صاحب کپورتھلوی حال ساکن فاروق آباد ضلع شیخوپورہ مورخہ ۲۲ جون ۹۱ء ایک لمبی علالت کے بعد وفات پاگئے ان کی نماز جنازہ ۲۳ جون بعد از نماز عید محترم مربی صاحب فاروق آباد نے پڑھائی۔ اور عید کے روز ہی میت ربوہ لائی گئی۔ بعد از نماز ظہر محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے بیت المبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی آخر پر محترم مربی صاحب فاروق آباد نے دعا کروائی بوقتِ وفات ان کی عمر ۶۹ سال تھی۔

احباب ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

تقریب شادی: عزیزہ شازیہ فضیلت صاحبہ بنت مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب اسٹیشن ماسٹر کی شادی ہمراہ مکرم چوہدری نسیم احمد صاحب قمر ابن مکرم چوہدری عطا محمد صاحب سندھو آف گوگیکی حال نصیرہ تحصیل کھاریاں۔ مورخہ ۱۹ اپریل ۹۱ء بروز جمعۃ المبارک قرار پائی۔ برات ۱۲ بجے دوپہر پہنچی اور نکاح محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے حق مہر -/۲۰,۰۰۰ روپے پر پڑھا۔ بارات کی رخصتی کے موقع پر دعا مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب کاہلوں نے کروائی۔ مورخہ ۲۱ اپریل ۹۱ء کو بمقام نصیرہ دعوتِ ولیمہ منعقد ہوئی۔ احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

نمایاں کامیابی: صوبیدار شریف احمد صاحب آف کھاریاں شہر کی بھتیجی عزیزہ رضوانہ عزیز نے امسال فیڈرل بورڈ اسلام آباد کے میٹرک کے امتحان میں ۸۵۰ نمبروں میں سے ۷۲۹ نمبر حاصل کرکے کھاریاں کینٹ کے تمام سکولوں میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔

○ میرے بیٹے عزیزم ڈاکٹر فرید اسلم منہاس نے ایم آر سی پی کا امتحان لندن میں پاس کیا ہے۔ نیز میرے نواسے عزیزم تیمور احمد نے میٹرک کے امتحان میں ۶۹۳ نمبر حاصل کرکے اعلیٰ تعلیم کے حصول کی پہلی سیڑھی پر قدم رکھا ہے۔

میجر محمد اسلم منہاس (ریٹائرڈ) راولپنڈی

○ عزیزہ روبینہ شاہین صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبدالکریم صاحب مدینہ کالونی والٹن لاہور نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال میٹرک کے امتحان میں لاہور بورڈ سے ۷۵۷ نمبر حاصل کرکے سائنس گروپ طالبات میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب انکی مزید ترقیات کے لئے دعا کریں۔

تحریک جدید

میں نے تحریک جدید کو جاری کرتے وقت اس اصل کو مدنظر رکھا تھا۔ کہ ہمیشہ ایک کھانا کھاؤ۔ میرا مطلب یہ تھا کہ جب انسان ایک کھانا کھائے گا تو لازمی طور پر وہ ایسا ہی کھانا کھائے گا۔ جس سے اس کا پیٹ بھرے۔ یہ تو نہیں کہ سکتا کہ وہ ایک کھانا بھی کھائے اور پھر وہ کھانا ایسا ہو جو صرف زبان کے ذائقے کے لئے ہو۔ پیٹ بھرنے کے لئے کافی نہ ہو۔ مثلاً چٹنیاں اور مربّے ایسی چیزیں ہیں جن پر انسان گذارہ نہیں کرسکتا۔ یہ صرف زبان کے ذائقے کے لئے ہوتی ہیں اس طرح ایک کھانا کھانے کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان ان کھانوں کو چھوڑ دیتا ہے جو محض زبان کے ذائقے کے لئے ہوتے ہیں۔ پیٹ بھرنے کے لئے نہیں ہوتے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس ذریعہ سے ہمارے لئے ایسی آسانی پیدا کردی ہے کہ جو باتیں ان کے لئے یعنی یوروپ والوں کے لئے تکلیف کا موجب ہے وہ ہمارے لئے نہ صرف تکلیف کا موجب نہیں بلکہ ہم اسے بھی تعیش قرار دیتے ہیں۔

کمر درد ریڑھ کی ہڈی کی خرابی۔ سر درد ہر قسم کا۔ "جرمن ہومیو علاج" مؤثر اور کامیاب ترین ہے۔ ضرور آزمائیں۔
اوقات کار: شام ۵:۳۰ تا ۸:۳۰
عزیز ہومیو پیتھک سٹور
تعطیل۔ اتوار
یونیورسٹی روڈ۔ رحمان کالونی۔ ربوہ
فون ۴۱۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کے کام

"خدا تعالیٰ کے تمام کام اعتدال اور رحم سے ہیں۔ وہ کینہ ور انسان کی طرح خواہ مخواہ جلد باز نہیں اور اس کی تلوار ڈرنے والے دل پر نہیں چلتی بلکہ سخت اور بیباک پر۔ اور وہ اپنے لفظ کا پاس کرتا ہے۔" (حضرت بانی سلسلہ)

TRAVELLING TO LONDON

TROUBLE FREE ARRANGEMENTS, GROUP TRAVEL FACILITIES, AND INDIVIDUAL CARE. WE DON'T CLAIM! WE HAVE DONE IT BEFORE. WE ARE DOING IT AGAIN. FOR DETAILS & BOOKING CONTACT : MR. LATIF-UR-REHMAN BY 10th JULY 91.

ROOMI TRAVELS (PVT.) LIMITED

6, 7 HOTEL MID EAST, DR, DAUD POTA ROAD, CANTT STATION KARACHI 75530

PHONES : 515161- 515209- 521377- 529624

IATA — GOVT. LICENCE NO. 1329

صاحب اولاد

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشو و نما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کسی قسم کی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

- بے بی ٹانک (دودھ پیتے بچوں کیلئے) — BABY TONIC ۱۰/-
- بے بی گروتھ کورس (دس سال تک کے بچوں کیلئے) — BABY GROWTH COURSE ۳۰/-
- کمزوری جسم کورس (نوجوانوں کیلئے) — BODY BUILDING COURSE ۱۰۰/-
- چھوٹا قد کورس (۵ سے ۲۰ سال تک کی عمر کیلئے) — DWARFISHNESS COURSE ۱۰۰/-
- بول بستری کورس — BED URINE COURSE ۳۵/-
- مٹی چھوڑ کورس — MITI CHOUR COURSE ۲۰/-
- سوکھا پن کورس (بچوں کا) — MARASMAS COURSE ۵۰/-
- آہستہ دانت نکالنا کیور — SLOW DENTITION CURE ۲۰/-
- بے ترتیب دانت کیور — IRREGULAR TEETH CURE ۲۰/-

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹس کے لئے معقول کمیشن

مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے خرید فرمائیں یا براہ راست بذریعہ ڈاک ہم سے منگوائیں

تین صد یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

• لاہور:۔ کیور ٹو سٹورز اچھرہ شاپنگ سنٹر۔ اچھرہ • فیصل آباد:۔ کریم میڈیکل ہال۔ گول امین پور بازار • راولپنڈی:۔ شبیر میڈیکوز بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال صدر • پشاور:۔ ڈاکٹر عبد الرحمٰن معصوم۔ معصوم اینڈ سنز کیمسٹ شیخ آباد نمبر 1 • کوئٹہ:۔ ہومیو پیتھک ڈاکٹر بشارت احمد۔ دکان نمبر ۲۴ خوجک روڈ پشین اڈہ • ملتان:۔ ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین ملک۔ صدر بازار • کراچی:۔ صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ صدر کراچی • حیدر آباد:۔ ابن سینا میڈیکل سٹور گاڑی کھاتہ • سیالکوٹ:۔ ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ • گوجرانوالہ:۔ کیور ٹو میڈیسن سروسز گلی حاجی عبد العزیز۔ باغبانپورہ۔

کیور ٹو میڈیسن کمپنی ربوہ (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ

فون ۷۷۱، ۶۰۶

ملکی خبریں

○ آزاد کشمیر کے وزیر اعظم ممتاز حسین راٹھور کو جمعہ کے روز ان کے عہدہ سے برطرف کرنے کے بعد گرفتار کر لیا گیا۔ یہ کارروائی آزاد کشمیر کے آئین کے آرٹیکل ۵۶ (الف) کے تحت کی گئی۔ ان کو ہیلی کاپٹر کے ذریعے نامعلوم مقام پر لے جایا گیا ہے۔

○ آزاد کشمیر سپریم کورٹ کے چیف جسٹس نئے وزیر اعظم کے انتخاب تک عبوری چیف ایگزیکٹو کے فرائض سرانجام دیں گے۔

○ سابق مشیران آزاد کشمیر حکومت نے کہا ہے حکومت پاکستان نے دفعہ ۵۶ کا ناجائز استعمال کر کے جمہوری اور آئینی حکومت کو ختم کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس دفعہ کے ناجائز استعمال کے بعد تمام ڈھانچہ ختم ہو گیا ہے۔ اور حالیہ انتخابات بھی خود بخود کالعدم ہو گئے ہیں۔

○ سکھر کے ساتھ بھارتی سرحدوں پر زبردست حفاظتی انتظامات کئے جا رہے ہیں تاکہ بھارت سے تخریب کار اور دہشت گرد سندھ میں داخل نہ ہو سکیں۔

○ مری کی پتریاٹہ چیئر لفٹ کی کیبل کار آخری چکر میں جمعہ کی شام کو اپنے وہیل سے اتر گئی اور تمام کاریں رک گئیں ۵۵ افراد ۸ گھنٹے تک سینکڑوں فٹ کی بلندی پر لٹکے رہے۔ حادثہ گنجائش سے زیادہ افراد بٹھانے سے پیش آیا۔ آخر کار فوج کی مدد سے ان تمام افراد کو بحفاظت نیچے اتار لیا گیا۔

○ لاہور سے اسلام آباد جانے والی پی۔ آئی۔ اے کی پرواز حادثے سے بال بال بچ گئی۔ طیارے کا انجن اڑنے کے چند منٹ بعد ہی جام ہو گیا۔ ایمرجنسی لینڈنگ کے وقت لاہور ایئرپورٹ کی بجلی بھی غائب ہو گئی۔

○ بورے والا میں ۹ افراد کا کنبہ ذبح ہونے سے بچ گیا۔ ایک ملزم کو چھرے سمیت گرفتار کر لیا گیا۔ لیکن اس کے دو دیگر ساتھی فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔

○ پاکستان کے سابق وزیر اعظم غلام مصطفیٰ جتوئی نے کہا ہے کہ امن عامہ کی صورت حال انتہائی تشویشناک اور پریشان کن ہے ہماری زمینوں پر ڈاکوؤں کا قبضہ ہے۔ اور ہم بھی اب محفوظ نہیں رہے۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گردی میں بیرونی ہاتھ ہے تو حکومت ایسے عناصر کو بے نقاب کرے۔

○ ناجائز اسلحہ جمع کرانے کے معاملے میں حکومت کی جانب سے رعایت کے اعلان کو پانچ روز گزر جانے کے باوجود کراچی میں ابھی تک رضاکارانہ طور پر ایک بھی ناجائز ہتھیار جمع نہیں کرایا گیا۔

غیر ملکی خبریں

○ تنظیم آزادی فلسطین نے لبنانی فوج کے آگے ہتھیار ڈال دئے۔ فلسطین کے اہم فوجی اڈوں پر لبنانی فوج کے قبضے کے بعد جنگ بندی کا اعلان کر دیا گیا۔ لبنانی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ دونوں فریقوں کے تعلقات کو اتحاد یکجہتی اور یگانگت کی بنیاد پر استوار کیا جائے گا۔

○ عراقی پارلیمنٹ نے نئی سیاسی جماعتوں کے قیام کی اجازت دے دی ہے۔ لیکن انہیں ۱۹۶۸ء کے انقلاب کے مقاصد کو تسلیم کرنا ہو گا۔ اور نئی جماعتوں کا کوئی مذہبی وابستگی نہیں ہو سکتی۔

○ چین کے وزیر اعظم لی پنگ نے کہا ہے کہ اسرائیل مقبوضہ عرب علاقے خالی کر دے اور فلسطینیوں کے جائز حقوق کا احترام کیا جائے۔ چین کی طرف سے مشرق وسطیٰ کے متعلق مصر کی تجویز کی حمایت کا بھی اعلان کیا گیا ہے۔

○ بھارتی صوبہ آسام میں علیحدگی پسندوں نے حکومت کو الٹی میٹم دیا ہے کہ اگر منگل تک مطالبات پورے نہ کئے گئے تو روسی انجنیئر سمیت دونوں یرغمالی ہلاک کر دیئے جائیں گے۔

○ جرمنی کے نائب وزیر دفاع نے کہا ہے کہ جنوبی ایشیا میں امن و سلامتی کے لئے مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے بھی اقوام متحدہ کی قرار دادوں پر عمل کرایا جائے۔

○ بھارت کے روزنامہ ٹائمز آف انڈیا کے مطابق بھارتی حکومت نے حریت پسندوں سے مذاکرات شروع کر دیئے ہیں۔ لیکن آزادی پسندوں نے بھارتی تجاویز مسترد کر دی ہیں اور فوج کو کشمیر سے نکال دینے کا مطالبہ کیا ہے۔

○ یوگوسلاویہ کی آزادی کا اعلان کرنے والی جمہوریہ سلووینیا نے یوگوسلاویہ کے تمام فوجی رہا کر دئے ہیں۔ یوگوسلاویہ کے وفاقی صدر نے بھی یوگوسلاویہ کی تحویل میں تمام قیدی رہا کرنے کا حکم دیا ہے۔

○ اسرائیل نے امریکہ سے امداد میں ۷۰ کروڑ امریکی ڈالر کے سالانہ اضافے کی اپیل کی ہے۔

○ چین کے مغربی صوبے تباہ کن سیلاب سے سینکڑوں افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ اور وسیع رقبے پر کھڑی فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے